قرآن کالج

تحریک رجوع الی القرآن کا ایک اہم سنگِ میل

اِس بار عید الفطر کے موقع پر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے صدر مؤسس اور امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے مسجد دار السلام باغ جناح میں اپنے مختصر مگر جامع خطاب میں جہاں موجودہ ملکی سیاسی صورتحال پر اجمالاً اظہارِ خیال فرمایا وہاں بعض دیگر موضوعات کے ساتھ ساتھ قرآن کالج اور اس کی غرضِ تاسیس کو بھی موضوعِ سخن بنایا۔ خطاب کا متعلقہ حصہ اس صراحت کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے کہ یہ خطاب مکمل شکل میں تازہ 'میثاق' کی زینت بن چکا ہے۔ ادارہ

اس وقت مجھے آپ سے یہ عرض کرنا ہے کہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ اب نکلنے والا ہے۔ ہم نے قرآن کالج بنایا۔ کیوں بنایا کہ کچھ نوجوان ایسے ہوں جو قرآن کے پڑھنے پڑھانے کو اپنا مشن بنالیں۔ بلکہ ابتداءً تو ضرورت اس بات کی ہے کہ کچھ والدین ایسے ہوں جو اپنی اولاد کو وقف کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور وہ بات نہیں ہونی چاہئے کہ جس کی طرف سورۃ البقرہ میں ' انفاق فی سبیل اللہ ' کی بحث میں اشارہ کیا گیا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ تم اللہ کے نام پر وہ مال نکالو جو بالکل ردّی ہو اور ازکار رفتہ ہونے کے باعث تمہارے دل سے اتر گیا ہو۔ ہمارا عام دستور بھی یہی ہے کہ اُس بچے کو خدمتِ دین یا تعلیمِ دین کے لئے وقف کرتے ہیں جو اور کسی کام کا نہ ہو' جو ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے سب بچوں میں کمتر ہو۔ ہمارے زوال کے اسباب میں ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ دین اور دینی تعلیم کو ہم نے یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ جب تک اچھے کھاتے پیتے گھرانوں کے چشم و چراغ اور باصلاحیت نوجوان اس کام میں نہیں لگیں گے حالات کے رخ میں کوئی دیرپا اور مثبت تبدیلی

نہیں آئے گی - میں پچھلے ۲۵ برس سے اس شہر لاہور میں دعوتِ قرآنی کا فریضہ انجام دے رہا ہوں - اس مسجد (دارالسلام) میں خدمت انجام دیتے اب چودھواں برس ہونے کو آیا ہے - آپ سب اس پر گواہ ہیں کہ میں نے یہاں کبھی آپ سے چندے کی اپیل نہیں کی - کبھی کوئی پیسہ نہیں مانگا' کبھی آنے جانے کا کوئی خرچ بھی طلب نہیں کیا - الحمدللہ کہ یہ سب خدمت اللہ کے لئے ہے - لیکن اب میں آپ سے 'چندہ' مانگ رہا ہوں کہ آپ اپنی اولاد میں سے وہ بچہ اللہ کے دین اور تعلیمِ قرآن کے لئے وقف کیجئے جو بہترین صلاحیتوں کا مالک ہو - تاکہ ایسے بچوں کو ہم دین سکھائیں' قرآن پڑھائیں' ساتھ ساتھ ایف اے اور بی اے کی نصابی تعلیم کا اہتمام بھی کریں - انہیں فلسفہ' معاشیات اور سیاسیات پڑھائیں - ہمیں ایسے بچے تیار نہیں کرنے جو صرف دین کے ذریعہ روٹی کمانے والے ہوں' ہمیں ایسے دیندار اور صاحبِ فہم نوجوان تیار کرنے ہیں جو اپنے لئے کسی باوقار پروفیشن کا انتخاب کریں' خواہ وہ قانون کے شعبے کو اختیار کریں' خواہ Competition کی لائن کو اپنے لئے منتخب کریں اور خواہ Teaching Profession کا انتخاب کریں اور کسی کالج یا یونیورسٹی میں تدریسی شعبے سے منسلک ہو جائیں - میں پہلے بھی کسی موقع پر آپ کو بتا چکا ہوں کہ ہندوؤں نے ایک زمانے میں سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی (Servants of India Society) کے نام سے ایک ادارہ بنایا تھا اور اس کا اصول یہ بنایا تھا کہ ان میں صرف وہ شامل ہوں گے جو (۱) کبھی سرکاری ملازمت نہیں کریں گے - ذہن میں رکھئے وہ انگریز کا دور تھا! (۲) صرف قومی اداروں میں ملازمت کریں گے اور پروفیشن بھی صرف معلمی (Teaching) کا اختیار کریں گے - اور (۳) یہ کہ ساری عمر پچھتر روپے سے زائد تنخواہ نہیں لیں گے - یہ ہندو قوم کی عظمت کی دلیل ہے کہ سینکڑوں لوگ اس سوسائٹی سے وابستہ ہوئے اور انہوں نے تمام عمر ان اصولوں کی پابندی کی -

امریکہ میں عیسائیوں کے ایک فرقے مورمنز (Mormans) کے بارے میں بھی اس سے قبل میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ انہوں نے یہ طے کر رکھا ہے کہ ان کا جو بچہ ہائی

اسکول تک تعلیم مکمل کر لے گا' واضح رہے کہ ان کا ہائی اسکول بارہ برس کا ہوتا ہے' پھر اس کے دو برس محض دین کے لئے اور دینی تعلیم کے لئے مخصوص رہیں گے۔ ایک سال ان کی تعلیم ہوگی اور دوسرے سال میدان میں جا کر کام کریں گے۔ دو سال دین کے لئے لگانے کے بعد ان کے لئے موقع ہوگا کہ وہ اپنے کسی دنیاوی کیریر میں پیش رفت کر سکیں۔ لیکن آج ہم اللہ کے نام لیوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا کس حال میں ہیں؟ اور مجھے زیادہ صدمہ ہوتا ہے ان لوگوں کے حال پر جو برس ہا برس سے میرے دروسِ قرآن میں شریک ہو رہے ہیں' رجوع الی القرآن کے کام میں اپنی صلاحیّت و استعداد کے مطابق میرے ساتھ تعاون بھی کرتے ہیں لیکن جب بچوں کو کالج میں داخل کرانے کا مرحلہ آتا ہے تو ادھر کا رخ نہیں کرتے اِن کے لئے گویا محمدؐ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کوئی وزن نہیں رکھتا کہ "خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ"۔ تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہر ڈاکٹر یہ چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا بھی ڈاکٹر بنے اور انجینئر کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا بیٹا انجینئر ہونا چاہئے۔ خدا کے لئے سوچئے' اس ملک کے لئے ضرورت ہے' دین کے لئے ضرورت ہے' اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کی عاقبت کے اعتبار سے یہ انتہائی نفع بخش سودا ہے کہ آپ اپنے بچے کے لئے اس کیریر کا انتخاب کریں جسے نبی اکرمؐ نے بہترین قرار دیا ہے۔ کیا عجب کہ یہ بچہ آپ کی آخرت کے لئے توشہ بن جائے۔ اگر آپ لے بچے دین کے لئے کام کریں گے تو جب تک ان کے اس نیک کام کے اثرات دنیا میں رہیں گے' آپ کا کھاتہ اللہ کے یہاں کھلا رہے گا۔ اور اس میں نیکیوں کا اندراج ہوتا رہے گا۔ ابھی چونکہ وقت ہے کہ آپ خود کو اور بچے کو اس مبارک کام کے لئے ذہناً آمادہ کر سکتے ہیں لہٰذا آپ کو یاددہانی کرا دی ہے۔ یہ بات جان لیجئے کہ میرا کسی کے ساتھ اصل تعلّق چاہے قریبی رشتہ دار ہوں' دین کے حوالہ سے ہے۔ مجھے تو اُسی سے پیار ہے کہ جو دین کے لئے کام کرنے کو تیار رہے۔ میرا روئے سخن اپنے ساتھیوں کی جانب بھی ہے اور بالخصوص اپنے اعزّہ و اقارب کی جانب ہے کہ اس جانب توجّہ دیں اور اپنے بچوں کو اس کام کے لئے تیار کریں۔ ■■